

میں چیچن عوام کا قتل عام ہو رہا تھا وہ دور انسانوں کا نہیں بلکہ سنگلاخ اور سنگدل پتھروں کا دور تھا۔ جس پر نہ کسی نے ظالم کے ہاتھ کو روکا نہ ٹوکا اور نہ ہی کسی کی آنکھ نے چند آنسو بہائے اور نہ کسی کو نے سے آہ و فغاں کی آواز اٹھی۔

رمضان المبارک جیسے بزرگت مہینے کی آمد آمد ہے۔ جس وقت ہمارا خوانِ نعمت سحر و اظفار کے وقت نعمتوں سے لبریز ہو گا اسی وقت چیچنیا میں ہمارا کوئی مسلمان بہن یا بھائی یا چچہ بھوکوں اور فاقوں سے موت کی آغوش میں جا رہا ہو گا۔ یا پھر روسی ٹینکوں تلے روندنا چلا جا رہا ہو گا۔ یا انگی بے رحم بمباری کی زد میں ہو گا۔

مغربی دنیا کیسویں صدی کا جشن اسلئے اس زور و شور سے منا رہی ہے تاکہ گرو زنی کے کھنڈرات سے اٹھتی ہوئی آہیں اور فریاد و فغاں کا دھواں انہیں محسوس نہ ہو۔ اور انکے رنگ میں بھنگ نہ پڑے۔ در مجلس خود راہ ہم چو منے را افسردہ دل افسردہ کند انجمنے را

قانون مکافاتِ عمل اور آمر نواز شریف مجرموں کے کٹرائے میں

تو مگر قانون مکافاتِ عمل تھا لے دیکھ تیرا عرصہ محشر بھی یہیں ہے

جادۂ عظمت و اقتدار پر متمکن ”متکبر و جبدا مغل شہنشاہ“ سرپٹ دوڑتا ہوا اسلامی، ملکی حدود و قیود کو روندھتا چلا جا رہا تھا اور قدرت نے بھی بطور امتحان اسکی رسی ڈھیلی چھوڑ رکھی تھی۔ اقتدار کی مست اڑانوں نے نواز شریف کو زمین و فرش پہ رہنے سے بے نیاز بنا کر (بزرگ خود) عرش کے کینوں کے ہمدوش کر دیا تھا۔ جہاں سے اس خدا فراموش اور خود فراموش فرعون کو دین و مذہب، ملک و ملت، آئین و دستور اور قوم در عایا حقیر و فقیر نظر آرہے تھے۔ حالانکہ اصل شریفوں کے سر عزتوں اور عظمتوں کی شرف یابی پر بارگاہ خداوند میں پھلوں سے بھری ٹہسنی کی طرح جھک جاتے ہیں لیکن اس خاکی پتلے کے کاسے سر میں تواضع، بجز و انکساری اور جذبہ خدمت خلق کے بجائے کبریائی غرور و تکبر نخوت و حشمت، نمود و نمائش اور ضد و انتقام کا بھوت سوار ہو گیا تھا۔ عرصہ